احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 41

منگل 14۔اکتوبر 2014ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 14۔اکتوبر 2014ء 18ذوالحج 1435ہجری 14۔اخاء 1393ہش جلد 64-99 نمبر 232

معاف کردو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اورتم میں سے صاحب فضیلت اور صاحب توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اوراللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔پس چاہیے کہ وہ معاف کردیں اور درگزر کریں۔کیاتم یہ پسندنہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اوراللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (النور:23)

افراد جماعت کو حقیقی عابد بننے ،لغو باتوں سے اعراض کرنے ،اعلیٰ اخلاق اپنانے اور نیک نمونے قائم کرنے کی تلقین

ہمیں عفوودرگزر،صبر،حوصلہ اور بُردباری کا وصف اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے

عہدیداران انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے معاملات کے فیصلے کریں اورلوگوں سے نرمی اورملاطفت کے ساتھ پیش آئیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 10 /اکتوبر 2014ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 /اکتوبر 2014ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضورانور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کو عابد بننے اوراعلیٰ اخلاق اپنانے کی طرف بہت توجہ دلائی ہے۔کیونکہ ان کے بغیر ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والا مومن نہیں کہلاسکتا، جہاں مومن کی یہ نشانی ہے کہ وہ عبادت کرنے والا ہو، وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ لغو باتوں سے اعراض کرنے والا ہو، یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک شخص مومن بھی ہو اور پھر اس سے بداخلاقیاں بھی سرزد ہورہی ہوں۔فرمایا کہ بداخلاق انسان اس وقت ہوتا ہے جب اس میں تکبر ہو۔اسی لئے رحمان خدا کے بندوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ زمین پر نہایت عاجزی سے چلنے والے ہیں اور جس انسان میں عاجزی ہو، وہ نہ صرف جھگڑوں اورفسادوں سے بچتا ہے، صلح جوئی کی طرف رجحان رکھتا ہے بلکہ دوسرے اعلیٰ اخلاق بھی اس میں پائے جاتے ہیں۔گویا حقیقی مومن عابد اور عاجز ہوتا ہے۔حضورانور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ اور لجنہ کو خاص طور پر کوشش کرنی چاہیئے کہ نوجوانوں میں نمازوں کی پابندی کی عادت ڈالیں اس عمر میں صحت ہوتی ہے اور عبادتوں کا حق ادا ہوسکتا ہے۔حضرت مسیح موعود نے اس طرف ہمیں خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔حضورانور نے فرمایا کہ اعلیٰ اخلاق رکھنے والوں کا ایک بڑا وصف سچائی کا اظہار ہے اور سچائی پر قائم رہنا ہے۔ایک مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ جھوٹ کے قریب بھی نہ پھٹکے بلکہ جھوٹ سے انتہائی نفرت ہو۔پھر اخلاق کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں کے ساتھ نرمی اور اچھے طریق سے پیش آؤ۔فرمایا کہ جماعت کے ہر فرد کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اخلاق اور انسانیت کا معیار بنیں۔چھوٹی چھوٹی باتوں میں اپنی اناؤں کے جال میں نہیں پھنسنا چاہیئے، ہمیں چاہیئے کہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ غصہ کو دباؤ، حسن اخلاق سے پیش آؤ، اپنی غلطیوں پر ضد نہ کرو، بندوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرو۔حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جو شخص بندوں کے حقوق ادا نہیں کرتا اور اخلاق کا نمونہ نہیں دکھاتا تو پھر وہ خدا تعالیٰ کا بھی حق ادا نہیں کرسکتا۔ایسے لوگوں کی نمازیں اور عبادتیں بھی عبث ہیں۔پھر آپ فرماتے ہیں جب جوش اور غصہ آتا ہے تو عقل قائم نہیں رہ سکتی لیکن جو صبر کرتا ہے اور بردباری کا نمونہ دکھاتا ہے اس کو ایک نور دیا جاتا ہے جس سے اس کی عقل وفکر کی قوتوں میں ایک نئی روشنی پیدا ہوجاتی ہے۔یادرکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے۔مرد کو چاہیئے کہ قویٰ کو برمحل اور حلال موقع پر استعمال کرے۔مومن وہ ہیں جو غصہ کو دباتے اور لوگوں کے ساتھ عفوودرگزر سے پیش آتے ہیں۔

حضورانور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی تحریرات اور ارشادات میں متواتر فرمایا ہے کہ جذبات کو اپنے قابو میں رکھنا چاہیئے۔اس میں عام احمدی بھی اور تمام عہدیداران بھی شامل ہیں۔پھر آپ فرماتے ہیں کہ سچے ہوکر جھوٹوں کی طرح تذلل کرو۔حضورانور نے عہدیداران کو انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلے کرنے اور لوگوں کے ساتھ نرمی اور ملاطفت کے ساتھ سلوک کی تلقین فرمائی۔فرمایا کہ افراد جماعت میں سے اگر کسی کو کوئی سزا یا تعزیر ہوتی ہے تو بڑے دکھ کے ساتھ یہ سزا دی جاتی ہے لیکن جس دن میری ڈاک میں نظارت امور عامہ یا امراء ممالک کی طرف سے کسی کی معافی کی سفارش ہوتی ہے تو وہ دن میرے لئے خوشی کا دن ہوتا ہے۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا،تم آپس میں جلد صلح کرواور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر وہ انسان ہے جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں، وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔کہ آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق احمدی معاشرے میں بھی غلط حرکات اور بداخلاقی کو روکنے، اس کو ختم کرنے اور اس کو برا سمجھنے اور برا منانے کا احساس پیدا کرنا چاہیئے۔کسی ظالم کا ہمیں ساتھ نہیں دینا چاہیئے۔اللہ کرے کہ ہم عبادتوں کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کے نمونے بھی قائم کرنے اور کروانے والے ہوں۔اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قسم کی نفسانیت سے بچائے،حضورانور نے آخر پر مکرمہ آسیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف گوجرانوالہ حال مقیم یوکے کی وفات پر مرحومہ کا ذکر خیر کیا اور نماز جنازہ حاضر پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

روزہ رکھنے کی تحریک

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 7۔اکتوبر 2011ء کے خطبہ جمعہ میں دعاؤں اور عبادات کی طرف توجہ دلائی اور ہفتہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی تلقین فرمائی ہے۔آپ نے فرمایا:۔

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو میں خاص طور پر توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ دعاؤں کو صرف عام دعائیں ہی نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف اب پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں۔بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتہ میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔

مورخہ 14 اکتوبر 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے روزہ کے بارہ میں مزید وضاحت فرمائی:۔

مناسب ہوگا کہ جماعتی طور پر ایک ہی دن روزہ رکھا جائے۔ہر مقامی جماعت اپنے طور پر بھی فیصلہ کرسکتی ہے لیکن بہتر یہی ہے کہ مقامی جماعت میں بھی ایک فیصلہ ہو۔پیر یا جمعرات کے دن رکھ لیا جائے۔یہی پاکستان کے احمدیوں کو میں نے کہا تھا۔ بہرحال جو میں نے تحریک کی تھی اس کی طرف بھرپور توجہ دینے کی ضرورت ہے جماعت کو۔

حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ہر جمعرات کو تمام احباب جماعت روزہ رکھیں ۔اگر کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں تو پیر والے دن روزہ رکھ لیں۔اللہ کرے کہ ہم سب اپنے پیارے امام کی تحریک پر لبیک کہنے والے ہوں۔آمین

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ)

☆............☆............☆

درخواست دعا

مختلف جگہوں پر بعض احمدی افراد مختلف مقدمات میں ملوث ہیں ان افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔آمین

خدا تعالیٰ کی نظر اخلاص اور نیت پر ہوتی ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں ۔نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار۔ حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہوسکتی۔ جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو۔ حضرت مسیحؑ کو جو مشکلات اور مصائب اٹھانے پڑے ان کے عوارض اور اسباب میں سے جماعت کی کمزوری اور بے دلی بھی شامل تھی؛ چنانچہ جب ان کو گرفتار کیا گیا، تو پطرس جیسے اعظم الحواریین نے اپنے آقا اور مرشد کے سامنے انکار کر دیا اور نہ صرف انکار کیا، بلکہ تین مرتبہ لعنت بھی بھیج دی اور اکثر حواری ان کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس کے برخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا، جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی، انہوں نے آپ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا۔ یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے اور بالآخر آپ کی خاطر جان تک دینے سے تامل اور افسوس نہیں کیا۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے ان کو آخرکار بامراد کیا۔ اسی طرح میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ جس دن سے میں نے نصیبین کی طرف ایک جماعت کے بھیجنے کا ارادہ کیا ہے۔ ہر ایک شخص کوشش کرتا ہے کہ اس خدمت پر مامور کیا جائے اور دوسرے کو رشک کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور آرزو کرتا ہے کہ اس کی جگہ اگر اس کو بھیجا جائے تو اس کی بڑی ہی خوش قسمتی ہے۔ بہت سے احباب نے اس سفر پر جانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا لیکن میں ان درخواستوں سے پہلے مرزا خدا بخش صاحب کو اس سفر کے واسطے منتخب کر چکا تھا اور مولوی قطب الدین اور میاں جمال دین کو ان کے ساتھ جانے کے واسطے تجویز کر لیا تھا۔ اس واسطے مجھے ان احباب کی درخواستوں کو رد کرنا پڑا۔ تاہم میں جانتا ہوں کہ وہ لوگ جنہوں نے بصد مشکل اور سچے اخلاص کے ساتھ اپنے آپ کو اس خدمت کے لئے پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی پاک نیتوں کے ثواب کو ضائع نہیں کرے گا اور وہ اپنے اخلاص کے موافق اجر پائیں گے‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 223)

’’خدا تعالیٰ کی نگاہ انسان مخلص کے دل کے ایک نقطہ پر ہوتی ہے جسے وہ دیکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اس کی خاطر وہ خوش دلی سے ہر صعوبت مکروہ کو برداشت کر لے گا۔ یہ ضرور نہیں کہ کوئی بڑی بڑی مشقتیں کرے اور دائم حاضر باش رہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ خاکروب ہمارے مکان میں آکر بڑی تکلیف اٹھاتا ہے اور جو کام وہ کرتا ہے ہمارا ایک بڑا معزز مخلص دوست وہ کام نہیں کرسکتا، تو کیا ہم اپنے وفادار احباب کو بے قدر سمجھیں اور خاکروب کو معزز و مکرم خیال کریں۔ بعض ہمارے ایسے بھی احباب ہیں جو مدتوں کے بعد تشریف لائے ہیں اور انہیں ہر وقت ہمارے پاس بیٹھنا میسر نہیں آتا، مگر ہم خوب جانتے ہیں کہ ان کے دلوں کی بناوٹ ایسی ہے اور وہ اخلاص و مودت سے ایسے خمیر کئے گئے ہیں کہ ایک وقت ہمارے بڑے بڑے کام آسکتے ہیں۔ نظام قدرت میں بھی ہم ایسا ہی دیکھتے ہیں کہ جتنا شرف بڑھ جاتا ہے، محنت اور کام ہلکا ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد اول صفحہ 214)

☆............☆............☆

اردو کے ضرب المثل اشعار

دیوار کیا گری مرے خستہ مکان کی
لوگوں نے مرے صحن میں رستے بنا لیے

تنِ عریانی سے بہتر نہیں دُنیا میں لباس
یہ وہ جامہ ہے کہ جس کا نہیں اُلٹا سیدھا

خُلد میں آشیاں مبارک ہو

(ڈاکٹر مہدی علی قمر کے لئے)

تجھ پہ لاکھوں سلام ہوں مہدی
تجھ سے رشتہ تھا احمدیت کا
تجھ سے رشتہ مسیح کی بیعت کا
یہ وہ رشتہ ہے جس کو مولا نے
فضل و احسان سے بنایا ہے
اپنے دل شرق و غرب میں ہر پل
ایک ہی تال پر دھڑکتے ہیں
تن پہ گر ایک کے خراش آئے
سب کے دل درد سے تڑپتے ہیں

راہ تو نے چُنی تھی خدمت کی
دل کے روگوں کا تو مسیحا تھا
گو کہ حساس دل تھا، شاعر تھا
دل کی جراحتوں کا، ماہر تھا
تو تھا راہِ فلاح کا راہی
تو تھا راہِ صلاح کا راہی
دین و دنیا میں بھی معزز تھا
آخرت میں بھی پا گیا اعزاز
کر گئی موت تجھ کو سرفراز

گو کڑی دھوپ میں ترا لاشہ
سب نے دیکھا پڑا تھا مٹی پر
دیکھ پائیں نہیں مگر آنکھیں
اس پہ سایہ فگن ملائک تھے
تو نے عہدِ بیعت نبھایا ہے

جسم و جاں کو لہو لہو کر کے
عشق کا تو نے کر دیا سجدہ
اپنے ہی خون سے وضو کر کے

وہ قمر جو یہاں غروب ہوا
اگلی دُنیا میں ہو گیا ہے طلوع
اور تمغہ رضائے باری کا
اپنے مہدی علی کے زیبِ گلو

تُو نے پائی حیات لافانی
موت ویسے تو سب کو ہے آنی
یہ مسافت طویل تھی بے شک
قُربِ رب کے حصول کی عرشی
ایک ہی جست میں مگر تو نے
اپنی منزل کو پا لیا پیارے
تجھ کو تکتے ہیں رشک سے سارے

عمر یہ جاوداں مبارک ہو
خُلد میں آشیاں مبارک ہو
صحبتِ انبیاء مبارک ہو
صحبتِ صادقیں مبارک ہو
لُطف لو صحبتِ شہیداں کا
صحبتِ صالحیں مبارک ہو

ا۔ع۔ ملک

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود نے جلسے میں شامل ہونے کی طرف خاص توجہ دلائی ہے اوراس جلسے کو خالص دینی اغراض کا حامل ٹھہرایا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا حامل ٹھہرایا ہے تو اس سے کس قدر اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔آنے والے کسی ذاتی مفاد کے لئے نہیں آتے۔کسی دنیاوی رونق میں حصہ لینے کے لئے نہیں آتے۔اگر کوئی اس غرض کے لئے آتا ہے تو اپنے ثواب کو ضائع کرتا ہے۔پس یہاں آنے والے مہمان جن کی خدمت کے لئے مختلف شعبہ جات میں کام کرنے کے لئے مخلصین اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔یہ عام مہمان نہیں ہیں بلکہ زمانے کے امام کے قائم کردہ نظام پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع ہونے والے مہمان ہیں

برطانیہ کے جلسے پر تو خاص طور پر بہت لوگ اس لئے آتے ہیں کہ جلسہ کے روحانی ماحول سے بھی فائدہ اٹھائیں گے۔علمی تربیتی اور دینی پروگراموں میں بھی شامل ہوں گے۔حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے بھی وارث بنیں گے اور خلیفہ وقت سے ملاقات بھی ہو جائے گی۔پس یہاں آنے والے مہمان یا مہمانوں کا مقام ایک خاص مقام ہے اور ان کی اہمیت ہے اور اسی وجہ سے ان مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کی بھی اہمیت بڑھ جاتی ہے

سب کام کرنے والے اپنے کاموں کے احسن رنگ میں انجام پانے کے لئے دعا کریں۔ہمارے سب کام کسی کی قابلیت اور کوشش سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور مدد کو حاصل کرنے کے لئے دعا بہت اہم ہے جسے ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہئے

قرآن مجید، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود کی سیرت کے واقعات اور ارشادات کی روشنی میں جلسہ سالانہ پر خدمت کرنے والے رضا کاروں اور میزبانوں کے لئے اہم ہدایات

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22۔اگست 2014ء بمطابق 22 ظہور 1393 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ اگلے جمعہ سے شروع ہو رہا ہے۔جلسہ گاہ یا حدیقۃ المہدی میں وہ علاقہ جہاں سارے جلسہ کے انتظامات ہوتے ہیں، وہاں اب تک کافی حد تک تیاری کے کام مکمل ہو چکے ہیں۔مہمانوں کی بھی آمد شروع ہو چکی ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب مہمانوں کی جو جلسے کی برکات کے حصول کے لئے سفر کر رہے ہیں، سفر میں ہیں یا آ چکے ہیں یا آئندہ آنے والے ہیں، حفاظت فرمائے اور جو سفر کر رہے ہیں ان کے سفروں کو بھی آسان کرے۔اللہ تعالیٰ سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور خیریت سے لائے۔دنیا کے حالات جس تیزی سے بگڑ رہے ہیں سفروں کی اور مسافروں کی بھی فکر رہتی ہے۔بہر حال ہماری تو یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو، نہ صرف احمدیوں کو بلکہ دنیا کے ہر فرد کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور وہ اس امن اور سکون کو پا سکیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ رضا کارانہ خدمت کے جذبے کے تحت ہمارے جلسے کے انتظامات سرانجام پاتے ہیں اور اس حوالے سے جلسے سے ایک جمعہ پہلے مَیں کارکنان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ بھی دلاتا ہوں۔اس وقت اسی بارے میں چند باتیں میں کارکنان کے حوالے سے کارکنان کو کہوں گا۔ بلکہ مہمان نوازی سے متعلق جو باتیں ہیں ان کا تعلق صرف کارکنان یا جلسے کے رضا کاروں سے ہی نہیں ہے بلکہ ہر اس شخص سے ہے جس کے گھر میں جلسے کے مہمان آ رہے ہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہمیں کہنا چاہئے کہ مہمان کا احترام، اس کی مہمان نوازی، اس کا عزت واحترام ہر مومن کو عام حالات میں بھی کرنا چاہئے اور یہ اس پر فرض ہے۔بہر حال اس وقت مَیں کیونکہ جلسے کے مہمانوں کے حوالے سے توجہ دلانی چاہتا ہوں اس لئے ان باتوں کا محور جلسہ سالانہ ہی رہے گا۔

جلسہ پر آنے والے مہمان جیسا کہ مَیں نے کہا یہاں آتے ہیں اور جلسے کے لئے آ رہے ہیں، خالص دینی غرض سے آتے ہیں اور جلسے میں شامل ہونے والوں کی یہی غرض ہونی چاہئے۔اور جب یہ غرض ہو تو مہمان کی اہمیت کئی گنا بڑھ جاتی ہے اور خاص طور پر جب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے جلسے میں شامل ہونے کی طرف خاص توجہ دلائی ہے اور اس جلسے کو خالص دینی اغراض کا حامل ٹھہرایا ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا حامل ٹھہرایا ہے تو اس سے کس قدر اس کی اہمیت بڑھ جاتی ہے۔آنے والے کسی ذاتی مفاد کے لئے نہیں آتے۔کسی دنیاوی رونق میں حصہ لینے کے لئے نہیں آتے۔اگر کوئی اس غرض کے لئے آتا ہے تو اپنے ثواب کو ضائع کرتا ہے۔پس یہاں آنے والے مہمان جن کی خدمت کے لئے مختلف شعبہ جات میں کام کرنے کے لئے مخلصین اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں یہ عام مہمان نہیں ہیں بلکہ زمانے کے امام کے قائم کردہ نظام پر لبیک کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع ہونے والے مہمان ہیں۔

پھر یوکے کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے آنے والے مہمان تو خاص طور پر وہ مہمان ہیں جو خاص تردّد سے، فکر سے اور بعض دفعہ بے انتہا خرچ کر کے، اپنی بساط سے زیادہ خرچ کر کے یہاں آتے ہیں اور بڑی دُور دُور سے اس لئے آتے ہیں کہ یہ سفر ہر لحاظ سے برکات کا موجب بن جائے۔خلافت سے محبت ان کو یہ احساس دلا رہی ہوتی ہے کہ یہ سفر خلیفۂ وقت سے ملاقات کا بھی باعث بن جائے گا۔دنیا کے مختلف ممالک سے لوگ آتے ہیں۔نو مبائعین بھی ہیں، پرانے احمدی بھی

ہیں۔ان آنے والوں کی آنکھوں میں جب مَیں خلافت سے محبت دیکھتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کے شکر سے جذبات بڑھتے جاتے ہیں کہ کس طرح وہ مومنین کے دل میں خلافت سے محبت پیدا کرتا ہے۔ یہ کسی انسان کی کوشش سے نہیں ہوسکتا اور یہ صرف اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کو بھیج کر آپ کے بعد اس نظام کو جاری فرمایا اور اس لئے ہے تا کہ (دین) کی صحیح اور حقیقی تعلیم سے دنیا کو روشناس کرایا جائے۔اس لئے کہ (دین) کے پیار اور محبت کے پیغام کو دنیا کو بتایا جائے۔ اس لئے کہ دنیا کو یہ بتایا جائے کہ حقیقی (دین) میں ہی اب دنیا کا امن ہے۔پس یہ باتیں ہیں جن کو دیکھنے کے لئے، سننے کے لئے، سیکھنے کے لئے لوگ یہاں آتے ہیں اور یہی وجہ ہے جو خلافت سے محبت ہے۔اب تو جرمنی میں بھی کئی ملکوں کی نمائندگی جلسے پر ہوتی ہے اور اچھی خاصی تعداد میں ہوتی ہے اس لئے کہ خلیفہ وقت سے ملاقات ہو جائے۔ برطانیہ کے جلسے پر تو خاص طور پر بہت لوگ اس لئے آتے ہیں کہ جلسہ کے روحانی ماحول سے بھی فائدہ اٹھائیں گے۔علمی تربیتی اور دینی پروگراموں میں بھی شامل ہوں گے۔حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کے بھی وارث بنیں گے اور خلیفہ وقت سے ملاقات بھی ہو جائے گی۔غرض کہ یہاں آنے والوں کا جذبہ ایسا ہے جو کسی دوسرے دنیاوی رشتے میں نہیں ہے اور اسی بات کی طرف حضرت مسیح موعود نے اپنی شرائط بیعت میں توجہ دلائی ہے۔

پس یہاں آنے والے مہمان یا مہمانوں کا مقام ایک خاص مقام ہے اور ان کی اہمیت ہے اور اسی وجہ سے ان مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کی بھی اہمیت بڑھ جاتی ہے اور اس اہمیت کو سمجھتے ہوئے ہی افراد جماعت رضا کارانہ طور پر مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ایک دنیاوی لحاظ سے اچھے افسر کو، بڑے کمانے والے کو دیگوں پر کھانا پکانے، روٹیاں پکانے اور دوسرے مختلف کاموں پر لگا دیا جاتا ہے حتی کہ ٹائلٹس کی صفائی پر بھی کھڑا کر دیں تو وہ خوشی سے یہ کام کرتا ہے۔ اس لئے کہ ان مہمانوں کی خدمت سے وہ بے انتہا دعاؤں کا وارث بن رہا ہوتا ہے۔اور پھر یہی کارکن غیر از جماعت مہمانوں کے لئے (دعوت الی اللہ) کا بھی باعث بن رہے ہوتے ہیں۔ایک بچہ بھی جب جلسہ گاہ میں پھر کر پانی پلا رہا ہوتا ہے تو وہ بھی ایک خاموش (دعوت الی اللہ) کر رہا ہوتا ہے۔ دنیا کو یہ بتا رہا ہوتا ہے کہ ہم وہ لوگ ہیں جو دنیا میں فساد پیدا کرنے کے لئے نہیں آئے بلکہ دنیا کو مادی پانی بھی پلاتے ہیں، روحانی پانی بھی پلاتے ہیں۔ پس مہمان کی اہمیت میزبان کی اہمیت کو بھی بڑھا رہی ہوتی ہے اور یہ چیز دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آسکتی۔پس خوش قسمت ہیں وہ کارکن اور رضا کار جو ایسے مہمانوں کی خدمت کو انجام دینے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن رہے ہوتے ہیں۔

قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے مہمانوں اور مہمان نوازی کی بہت اہمیت بیان فرمائی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام اور خوبیوں کا جب ذکر فرمایا تو ان کے مہمان نوازی کے وصف کا خاص طور پر ذکر فرمایا۔پس وہ میزبان جو بے نفس ہو کر مہمان نوازی کرتے ہیں اور مہمان کو دیکھتے ہی کسی اور کام کے بجائے مہمان کی خدمت کی فکر کرتے ہوئے ان کے لئے تیاری شروع کر دیتے ہیں ایسے لوگوں کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مقام ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ مہمانوں کی اس خدمت سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا۔اللہ تعالیٰ کی رضا ہی ان کے پیش نظر ہوتی ہے۔کوئی خواہش، کوئی مطلب، کوئی شکرگزاری وصول کرنا ان کا مقصود نہیں ہوتا۔

پس دنیا میں نہ ایسے مہمانوں کی مثالیں ملتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر سفر کر رہے ہوں اور دنیاوی غرض کوئی نہ ہو اور نہ ہی ایسے میزبانوں کی مثال ملتی ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر مہمان نوازی کر رہے ہوں بلکہ اس کے حصول کے لئے مہمانوں کے آنے سے پہلے ہی ان کو سہولیات مہیا کرنے کے لئے کئی کئی دن سے وقار عمل کر کے اس جنگل کو قابل رہائش اور قابل استعمال بنا رہے ہوں۔ یہ خوبصورت نقشہ ہمیں صرف جماعت احمدیہ میں نظر آتا ہے۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق زمانے کے امام کو ہم نے مانا ہے۔اس لئے کہ خلافت کی لڑی میں پروئے گئے ہیں۔اس لئے کہ اپنے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ ہر سال کا تجربہ ہے کہ ہر چھوٹا بڑا امرد عورت بچہ جوان بوڑھا ایک خاص جذبے سے خدمت کرتا ہے۔پس اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ خدمت اس سال بھی انشاءاللہ تعالیٰ اس جذبے سے ہوگی اور ہو رہی ہے۔اور وقار عمل کی جو رپورٹس مجھے مل رہی ہیں ان کے مطابق اس سال تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے نوجوان بھی وقار عمل میں وقف عارضی کر کے شامل ہو رہے ہیں جن کو پہلے یہ تجربہ نہیں تھا یا پہلے ان کی اس طرف توجہ نہیں کروائی گئی۔ جو اپنے آپ کو جماعت سے منسلک کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ مَیں احمدی ہوں اس کے بارے میں میں تو ہمیشہ یہ کہا کرتا ہوں کہ اگر ان میں سے کسی کی جماعت کے کام کی طرف عدم توجہ ہے تو اس لئے کہ جو لوگ توجہ دلانے کے کام پر مامور ہیں وہ صحیح طور پر اپنا فرض ادا نہیں کرتے۔لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی بھی فرد کو جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے ضرورت بتا کر کسی کام کے لئے بلایا جائے اور وہ نہ آئے۔ پس صحیح رہنمائی کرنا ہمارا فرض ہے اور اس لئے اللہ تعالیٰ کا بھی یاددہانی کا حکم ہے کہ صحیح رہنمائی ملتی رہے اور یقیناً صحیح رہنمائی اور صحیح رنگ میں رہنمائی اور نصیحت سے طبیعتوں میں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر صرف یہی نہیں کہ کمزوروں یا توجہ نہ دینے والوں کو رہنمائی اور نصیحت کی ضرورت ہے۔ بہت سے نئے شامل ہونے والے ہیں جن کو نظام کا پوری طرح علم نہیں ہوتا ان کے لئے بھی ضروری ہے کہ انہیں خدمت کے جذبے کی حقیقت بتائی جائے۔ گو ان نئے شامل ہونے والوں کی اکثریت دوسروں کے نمونے دیکھ کر اپنے آپ کو خدمت کے لئے پیش کرتی ہے لیکن پھر بھی توجہ کی ضرورت رہتی ہے۔اسی طرح بچے شامل ہو رہے ہیں۔ان کو بھی ڈیوٹیاں اور خدمت کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر جیسا کہ مَیں نے کہا کہ نئے نوجوان خدمت کے لئے توجہ دلانے سے آگے آئے ہیں۔ان کی صحیح رہنمائی کے لئے اور ان کو مزید فعال بنانے کے لئے بھی کہ مہمانوں کی خدمت کس طرح کی جانی چاہئے، خدمت کی اہمیت بتانے کے لئے نصیحت کی ضرورت ہوتی ہے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ (-) (الذاریات:56) یعنی یاددلاتا رہ کیونکہ یاددلانا مومنوں کو نفع بخشتا ہے۔اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

پس اس یاددہانی کو بھی بلاوجہ کی بات کو دہرانا یا repetition نہیں سمجھنا چاہئے۔ بہت سے کارکنوں کو اس یاددہانی سے ہی اپنی اہمیت کا اندازہ اور احساس ہوتا ہے۔کوئی توجہ طلب بات پہلے سنی ہونے کے باوجود وہ بھول جاتے ہیں یا اتنی توجہ نہیں رہتی اور یاددہانی سے پھر توجہ پیدا ہو جاتی ہے اور بعض اس کا اظہار بھی کرتے ہیں کہ ہمیں توجہ پیدا ہوئی۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جلسے پر آنے والے بہت سے ایسے ہیں جو دُور دُور کا سفر کر کے آتے ہیں اور مسافروں کی خدمت کا حق ادا کرنا بھی اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر فرض قرار دیا اور ان کا شیوہ قرار دیا۔ ہمارے یہاں جلسہ پر آنے والے مہمانوں کا تقریباً چھٹا حصہ جو یوکے میں جلسے میں شامل ہوتے ہیں وہ یورپ کے علاوہ دوسرے ملکوں سے، مشرق بعید سے، پاکستان سے، ہندوستان سے، افریقہ سے، امریکہ سے، ساؤتھ امریکہ سے، جلسے کی برکات سمیٹنے کے لئے آتا ہے۔ تو بہت دُور دُور کے ممالک سے آتے ہیں اور تقریباً باقی میں سے نصف ایسے مہمان ہیں جو یہاں کے دوسرے شہروں سے آتے ہیں۔تو یہ سب بھی مہمان ہیں، مسافر ہیں بلکہ بعض بوڑھوں اور کمزوروں اور بیماروں کے لئے لندن سے حدیقۃ المہدی جانا بھی ایک سفر ہوتا ہے، تکلیف دِہ سفر ہوتا ہے جو بڑی تکلیف اٹھا کر وہ کر رہے ہوتے ہیں۔ پس ہر ڈیوٹی دینے والے اور ڈیوٹی دینے والی کارکنہ کو ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہئے۔انہیں یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہمارے مسافر ہیں، مہمان ہیں ان کی ہم نے خدمت کرنی ہے اور ان سے ہر طرح حسن سلوک کرنا ہے۔بعض دفعہ بعض مہمانوں کے غلط رویے بھی ہوتے ہیں لیکن پھر بھی ہر کارکن کو ہر ڈیوٹی دینے والے کو حوصلے سے کام لینا چاہئے اور صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر شعبے کے کارکن کو اپنے فرائض ادا کرنا چاہئیں۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے نبی کی مثال دے کر قرآن شریف میں جو توجہ دلائی ہے کہ مہمان کو کس طرح سنبھالنا ہے۔ مہمان کے سلام کے جواب میں اس سے زیادہ بھرپور طریق پر اسے سلام کا جواب دینا ہے۔اس کے لئے نیک جذبات کا اظہار کرنا ہے۔اسے امن اور تحفظ دینا ہے۔خوشی کا اظہار کرنا ہے۔حقیقی سلامتی ہوتی ہی اس وقت ہے جب خوشی پہنچے اور مہمان صرف یہی نہیں کہ احمدی ہی مہمان ہیں۔ غیر (از جماعت) مہمان، غیر لوگ زیادہ توجہ چاہتے ہیں۔اس لئے بعض دفعہ یہ بھی ہوتا ہے کہ

غیر صرف observe کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ رویے کیسے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ ان سے کیسا سلوک ہے۔ وہ تو اچھا سلوک ان سے کیا جاتا ہے۔ لیکن وہ یہ دیکھ رہے ہیں کہ دوسروں سے کیسا سلوک ہے۔

پس ہر وقت اس بات کو مدنظر رکھنا چاہئے کہ ہم نے مہمانوں کی خدمت کرنی ہے اور حقیقی طور پر ایسی خدمت کرنی ہے جو ہمیں حقیقی خوشی پہنچانے والی ہو۔ پس ہمارے ہر آنے والے مہمان سے ہمیں اس طرح خوشی پہنچنی چاہئے جس طرح اپنے عزیز مہمان کو دیکھ کر ہوتی ہے، کسی قریبی کو دیکھ کر ہوتی ہے، اور جب ایسی خوشی ہو تو پھر ہی خدمت کا حق بھی ادا ہوتا ہے۔ اپنوں کی خدمت اور مہمان نوازی، قریبیوں کی خدمت اور مہمان نوازی یہ تو سب کر لیتے ہیں۔ زیادہ پیارے اگر کسی کے ہوں تو ان کے نخرے بھی برداشت کر لیتے ہیں۔ **اصل جذبۂ خدمت تو اس وقت پتا چلتا ہے جب کوئی خونی رشتہ نہ ہو۔** جب مہمان آتے ہیں تو سلامتی حاصل کرنے اور سمیٹنے کے لئے آتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ جلسے کے مہمان ہیں جن کے کوئی دنیاوی مقاصد نہیں ہوتے۔ پس ایسے مہمانوں کے لئے حتی المقدور سلامتی اور آسانیوں کے مواقع فراہم کرنے کی ضرورت ہے جو ہمیں کرنے چاہئیں۔ پھر مہمان نوازی کا یہ معیار ہمیں قائم کرنے کی ضرورت ہے کہ اپنے تمام تر وسائل کے مطابق اور حالات کے مطابق جو بہترین مہمان نوازی کی سہولت ہم مہیا کر سکتے ہیں وہ کریں۔ انتظامیہ کو اس بارے میں ہمیشہ سوچتے رہنا چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ ہم سے اس قسم کی مہمان نوازی چاہتا ہے کہ بہترین سہولت مہیا ہو۔

پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے والے تھے۔ آپؐ نے ہماری اس بارے میں کس طرح رہنمائی فرمائی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مہمان کا تم پر حق ہے اسے ادا کرو۔ (سنن الترمذی ابواب الزہد باب نمبر 63/64 حدیث نمبر 2413)

ایسی مثالیں بھی ہیں کہ مہمان زیادہ آ گئے، آپؐ نے صحابہ میں مہمان بانٹنے شروع کر دیئے اور خود بھی، اپنے حصے میں بھی مہمان لئے۔ انہیں اپنے گھر لے گئے۔ گھر جا کر پتا لگا کہ تھوڑا سا کھانا اور مشروب ہے۔ حضرت عائشہؓ سے جب آپؐ نے پوچھا تو انہوں نے عرض کی کہ آپ کی افطاری کے لئے تھوڑا سا رکھا ہوا ہے۔ صرف وہی گھر میں ہے اور تو کچھ نہیں۔ آپ نے اس میں سے تھوڑا سا چکھا اور مہمان کو کہا کہ اب تم کھاؤ۔ یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چکھا بھی اس لئے ہوگا کہ میرے لینے اور کھانے سے اس میں برکت پڑ جائے۔ اور مہمانوں کے لئے وہ برکت والا کھانا ان کے لئے سیری کا باعث بن جائے اور پھر روایت سے یہ بھی پتا چلتا ہے کہ اس تھوڑے سے کھانے سے جو حضرت عائشہؓ کے مطابق صرف آپ کی افطاری کے لئے تھا مہمان سیر بھی ہو گئے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 795-794 حدیث 24015 مسند طخفة الغفاریؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کی بھی اس رنگ میں تربیت کی تھی کہ صحابہ بھی بے لوث مہمان نوازی کا جذبہ رکھتے تھے۔ ہر قسم کی تکلیف سے آزاد ہو کر کشائش میں اور مددگاروں کی موجودگی میں تو مہمان نوازی سب کر لیتے ہیں۔ اصل مہمان نوازی تو وہ ہے جو اپنے آپ کو مشکل میں ڈال کر کی جائے۔ اور مہمان کا یہی حق ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا اور مومنین کو اس طرف توجہ دلائی کہ اس حق کو ادا کرو۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا ہی اثر تھا اور صحابہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کا شوق تھا جس کی وجہ سے صحابہ میں بھی اس مہمان نوازی کی حیرت انگیز مثالیں ملتی ہیں۔ ایسی مثالیں مہمان نوازی کی ہیں جس نے اللہ تعالیٰ کو بھی خوش کر دیا اور اس خوشی کا اظہار اللہ تعالیٰ نے اسی وقت جب مہمان کی مہمان نوازی ہو رہی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کر دیا۔ وہ میاں بیوی اور بچے کس مقام کے میزبان تھے جن پر اللہ تعالیٰ نے خوشی کا اظہار کیا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کو خراج تحسین ملا۔ اس کی تفصیل ایک روایت میں یوں بیان ہوتی ہے۔

حضرت ابوہریرۃؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔ جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں ہے۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا۔ ایک انصاری نے عرض کی کہ حضور مَیں انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر مدارات کا اہتمام کرو۔ بیوی نے جواباً کہا کہ آج گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔ ہمارے کھانے کے لئے کچھ نہیں۔ انصاری نے کہا کہ اچھا تم کھانا تیار کر لو اور پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تھپ تھپا کر بہلا کر سلا دو۔ چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا۔ چراغ جلایا۔ بچوں کو کسی طرح سلا دیا۔ پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا اور پھر دونوں مہمان کے ساتھ بیٹھے یہ ظاہر کرنے لگے کہ وہ بھی کھانا کھا رہے ہیں۔ پس وہ دونوں رات بھوکے ہی رہے۔ صبح جب وہ انصاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی مسکرا دیا یا فرمایا کہ تم دونوں کے اس فعل کو اس نے پسند فرمایا۔ بعض روایات میں آتا ہے کہ اسی موقع پر یہ آیت بھی نازل ہوئی کہ (-) (الحشر: 10) کہ یہ پاک باطن اور ایثار پیشہ مخلص ہیں۔ ایثار پیشہ مخلص مومن اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں جبکہ وہ خود ضرورتمند اور بھوکے ہوتے ہیں اور جو نفس کے بخل سے بچائے گئے وہی کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب المناقب باب قول اللّٰہ ویؤثرون علی انفسھم ...... الخ حدیث 3798)

پس یہ ان کی تدبیر تھی جس پر اللہ تعالیٰ بھی خوش ہوا کہ تھوڑا کھانا دیکھ کر مہمان کہیں جھجک نہ جائے۔ اپنا ہاتھ کہیں کھانے سے روک نہ لے۔ یہ تدبیر انہوں نے کی کہ چراغ کو بجھا دو تا کہ مہمان جس کے اکرام کے بارے میں حکم ہے اس کو یہ احساس پیدا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے گھر والوں کو کوئی تنگی آ رہی ہے۔ دوسرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہے۔ پس اس کے لئے تو ہمیں خاص طور پر مہمان نوازی کرنی چاہئے۔

پس آج بھی ہمیں اس بات کو سامنے رکھنے کی ضرورت ہے کہ ان دنوں میں آنے والے مہمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے مہمان ہیں۔ دینی مقصد کے لئے سفر کر کے آنے والے مہمان ہیں۔ آج بھی گو مقصد ایک ہے لیکن حالات مختلف ہیں۔ آج جب کارکنوں کو مختلف خدمات اور مہمان نوازی کے لئے بلایا جاتا ہے تو انتظامیہ یہ نہیں کہتی کہ اپنے گھر لے جا کر مہمان نوازی کرو۔ لوگوں کے وہ حالات نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے۔ آپ کے صحابہ کے جو حالات تھے کہ گھر میں کچھ بھی نہیں یا بہت تھوڑا ہے پھر بھی اپنے نفس کو مشقت میں ڈال کر، اپنے بچوں کی بھوک کی قربانی دے کر پھر بھی خدمت کرنی ہے۔ یہاں تو سب کچھ کارکنوں کو دے کر پھر کہا جاتا ہے کہ مختلف انتظامات کے تحت کام کرنے کے لئے صرف اپنے آپ کو پیش کرو۔ نظام جماعت باقی سہولیات مہیا کرے گا۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ آپ سب کارکنان مرد عورتیں بچے خوش قسمت ہیں جو حضرت مسیح موعود کے مہمانوں کی خدمت پر مامور کئے گئے ہیں اور بغیر کسی مشقت کے صرف مہمان نوازی کے فرائض ہی ادا کر رہے ہیں۔ کوئی مالی بوجھ نہیں پڑ رہا یا کسی اور قسم کی قربانی نہیں دینی پڑ رہی۔ ربوہ میں جب جلسہ سالانہ ہوتا تھا تو ربوہ کے مکین اپنے گھروں کے آرام کو مہمانوں کے آرام کی خاطر قربان کر دیا کرتے تھے۔ جماعت کو اپنے گھر پیش کر دیتے تھے کہ ان کے مہمان اس میں ٹھہرائے جائیں۔ باوجود یہ کہ لنگر ہمیشہ جاری رہتا تھا، یہ خاص طور پر جلسے کے آٹھ دس دنوں میں بعض بوجھ اٹھا کر بھی کھانے پینے کی مہمان نوازی کیا کرتے تھے لیکن بہرحال وہ حالات کہیں بھی نہیں تھے جس کے نمونے (رفقاء) نے ہمیں دکھائے۔

اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کے اُسوہ میں ہمیں اپنے آقا کی اتباع میں وہ نمونے نظر آتے ہیں جب آپ نے مہمانوں کی مہمان نوازی کے لئے اپنا آرام بھی قربان کیا اور سردی میں بغیر کسی رضائی کے، بغیر بستر کے رات بسر کی۔ (ماخوذ از رفقاء احمد جلد چہارم صفحہ 180 روایت نمبر 76 مطبوعہ ربوہ) کھانے کے انتظامات کے لئے حضرت اماں جان کا زیور بھی رقم کے بندوبست کے لئے استعمال کیا۔ (ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء جلد 13 صفحہ 364 روایت حضرت منشی ظفر احمد صاحب) اور یہی قربانی کا جذبہ آپ کے (رفقاء) نے بھی ہمیں دکھایا جو دوسروں کے آرام کو اپنے آرام پر ترجیح دیتے تھے۔ حضرت مسیح موعود نے

جلسے کے ضمن میں بھی اس بات کا اظہار فرمایا ہے کہ ہمارے احباب ایسے نہیں ہونے چاہئیں جو اپنے آپ کو دوسروں پر ترجیح دیں بلکہ قربانی کرنی چاہئے۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395-394)

ایک واقعہ ہے، سیرت میں لکھا ہے۔ صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب کا بیان ہے کہ میرے لئے جو ایک چارپائی حضرت اقدس نے دے رکھی تھی۔ جب مہمان آتے تو میری چارپائی پر بعض صاحب لیٹ جاتے اور مَیں مُصلّیٰ زمین پر بچھا کر لیٹ جاتا اور جب میں بستر چارپائی پر بچھا لیتا تو بعض مہمان اس چارپائی بستر شدہ پر لیٹ جاتے۔ میرے دل میں ذرہ بھر بھی رنج یا ملال نہ ہوتا اور میں سمجھتا کہ یہ مہمان ہیں اور ہم یہاں کے رہنے والے ہیں اور بعض صاحب میرا بستر چارپائی کے نیچے زمین پر پھینک دیتے اور اپنا بستر بچھا کر لیٹ جاتے۔ ایک دفعہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت اقدس کو ایک عورت نے خبر دے دی کہ پیر صاحب زمین پر لیٹے پڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا چارپائی کہاں گئی؟ اس نے کہا مجھے معلوم نہیں۔ آپ فوراً باہر تشریف لائے اور گول کمرے کے سامنے مجھے بلایا کہ زمین میں کیوں لیٹ رہے ہو۔ برسات کا موسم ہے اور سانپ بچھو کا خطرہ ہے۔ میں نے سب حال عرض کیا کہ ایسا ہوتا ہے اور میں کسی کو کچھ نہیں کہتا۔ آخر ان لوگوں کی تواضع اور خاطر مدارات ہمارے ذمہ ہے۔ یہ سن کر آپ اندر گئے اور ایک چارپائی میرے لئے بھجوادی۔ ایک دو روز تو وہ چارپائی میرے پاس رہی۔ آخر پھر ایسا ہی معاملہ ہونے لگا جیسا کہ مَیں نے بیان کیا۔ پھر کسی نے آپ سے کہہ دیا۔ پھر آپ نے اور چارپائی بھجوادی۔ پھر ایک روز کے بعد وہی معاملہ پیش آیا۔ پھر آپ کو کسی نے اطلاع دی اور صبح کی نماز کے بعد آپ نے مجھے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب بات تو یہی ہے جو تم کرتے ہو۔ (یعنی یہ مہمان نوازی کا حق ہے) اور ہمارے احباب کو ایسا ہی کرنا چاہئے لیکن تم ایک کام کرو۔ ہم ایک زنجیر لگا دیتے ہیں۔ چارپائی میں زنجیر باندھ کر چھت میں لٹکا دیا کرو۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم یہ سن کر ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ ایسے بھی استاد ہیں جو اس کو بھی اتار لیں گے۔ پھر آپ بھی ہنسنے لگے۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جلد سوم صفحہ 345-344 مطبوعہ ربوہ)

تو مہمان نوازی میں اس طرح کے لطیفے بھی ہو جاتے ہیں۔ مذاق کی باتیں۔ لطیفے کے لفظ سے مجھے یاد آ گیا بعض دفعہ میں لطیفہ کہہ کر مزاح کی کوئی بات بیان کرتا ہوں۔ اردو میں لطیفہ کا مطلب ہے کوئی اچھی بات یا کوئی گہری نکتے کی بات اور مزاح کی بات۔ یہ سارے اس کے مطلب ہیں۔ ایک دفعہ میں خطبہ میں سن رہا تھا تو بجائے لطیفہ کو مزاح کی بات کر کے ذکر کرنے کے ترجمہ کرنے والے نے اس کو بڑا نکتہ کر کے بیان کیا تھا جس طرح اس میں کوئی سبق، گہرا نکتہ بیان ہو رہا ہے۔ تو ترجمے میں بعض دفعہ غلطیاں ہو جاتی ہیں لیکن یہاں بہرحال ایک نکتہ ہے کہ اپنی چیز کی حفاظت کرنی چاہئے۔

پھر آپ کے ایک نمونے کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو ہمارے کام کرنے والے عہدیداروں کے لئے بھی ایک نمونہ ہے اور کارکنان کے لئے بھی ایک سبق ہے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر فرماتے ہیں کہ جنگ مقدس کی تقریب پر بہت سے مہمان جمع ہو گئے تھے۔ ایک روز حضرت مسیح موعود کے لئے کھانا رکھنا یا پیش کرنا گھر میں بھول گیا۔ میں نے اپنی اہلیہ کو تاکید کی ہوئی تھی مگر وہ کثرت کاروبار، مشغولیت کی وجہ سے بھول گئی یہاں تک کہ رات کا بہت بڑا حصہ گزر گیا اور حضرت نے بڑے انتظار کے بعد استفسار فرمایا۔ (کھانے کے متعلق پوچھا) تو سب کو فکر ہوئی۔ بازار بھی بند ہو چکا تھا اور کھانا نہ مل سکا۔ حضرت کے حضور صورتحال کا اظہار کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس قدر گھبراہٹ اور تکلیف کی کیا ضرورت ہے۔ دسترخوان میں دیکھ لو۔ کچھ بچا ہوا ہوگا۔ وہی کافی ہے۔ دسترخوان کو دیکھا تو اس میں روٹیوں کے چند ٹکڑے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ یہی کافی ہیں اور ان میں سے ایک دو ٹکڑے لے کر کھا لئے اور بس۔

پس ہمارے کارکنوں کے لئے یہ سبق ہے کہ بعض دفعہ بعض حالات میں کہیں خوراک کی کمی ہو جائے تو پریشان نہیں ہونا چاہئے بلکہ مہمانوں کی خاطر قربانی کرنی چاہئے۔

شیخ یعقوب علی صاحب یہ لکھتے ہیں کہ بظاہر یہ واقعہ نہایت معمولی معلوم ہوگا مگر اس سے حضرت مسیح موعود کی سادگی اور بے تکلفی کا حیرت انگیز اخلاق معجزہ نمایاں ہیں۔ کھانے کے لئے اس وقت نئے سرے سے انتظام ہو سکتا تھا اور اس میں سب کو خوشی ہوتی مگر آپ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ بے وقت تکلیف دی جاوے اور نہ اس بات کی پرواہ کی کہ پُر تکلف کھانا آپ کے لئے نہیں آیا اور نہ اس غفلت اور بے پرواہی پر کسی سے جواب طلب کیا اور نہ خفگی کا اظہار۔ بلکہ نہایت خوشی اور کشادہ پیشانی سے دوسروں کی گھبراہٹ کو دُور کر دیا۔

(ماخوذ از سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جلد سوم صفحہ 333 مطبوعہ ربوہ)

پس اگر کبھی ایسا موقع پیدا ہو جائے تو ہمیشہ اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ اکثریت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے کارکنان کی ایسی ہے جو اچھے اخلاق دکھانے والی ہے۔ اس کی پرواہ نہیں کرتی۔ لیکن بعض دفعہ بعض شکوہ کرنے والے بھی ہوتے ہیں تو ان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ لیکن ہر شعبے کے افسران اور شعبہ خوراک یا مہمان نوازی کا بھی کام ہے کہ اپنے کارکنان کے لئے پہلے انتظام کر کے رکھا کریں تاکہ جب وہ اپنی ڈیوٹی سے فارغ ہو کر آئیں تو ان کو خوراک مہیا کی جا سکے یا کھانا یا کوئی اور انتظام ہو۔

ایک اصولی ہدایت جو حضرت مسیح موعود نے ہمیں دی ہے اسے کارکنان کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے۔ مہمان نوازی کی نسبت ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا:

''میرا ہمیشہ یہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمان کو آرام دیا جائے۔ مہمان کا دل مثل آئینے کے نازک ہوتا ہے۔ (شیشے کی طرح نازک ہوتا ہے) اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے''۔ فرمایا کہ ''اس سے پیشتر مَیں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہو گئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے یہ مجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے واسطے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 292۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ کبھی بھی کسی مہمان کو جذباتی ٹھیس نہیں پہنچانی۔ ہر کارکن کا ہر جگہ اور ہر موقع پر فرض ہے کہ اعلیٰ اخلاق کا ہمیشہ مظاہرہ کرنا ہے۔ اگر کوئی تکلیف کا اظہار کرے بھی تو بجائے اس کے کہ اس کو رُوکھا سُوکھا جواب دیا جائے اس کی تکلیف دُور کرنے کی کوشش کی جائے۔

آخر میں مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف شعبہ جات میں اب کارکنان کی کافی تربیت ہو چکی ہے اور اپنے کاموں کو خوب سمجھتے ہیں اور انہیں اس کے کرنے کی اٹکل بھی ہے۔ لیکن بعض دفعہ ضرورت سے زیادہ اعتماد انتظام میں کمزوریاں پیدا کر دیتا ہے۔ اعتماد تو رکھیں لیکن اس وجہ سے باریکی میں جا کر اس کے تمام جزئیات کی طرف توجہ دینے میں سستی نہ کریں۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ جو سکیورٹی کا شعبہ ہے اسے خاص طور پر بہت زیادہ فعال ہونے کی ضرورت ہے۔ جس طرح جماعت دنیا میں متعارف ہو رہی ہے۔ ترقی کی طرف قدم بڑھ رہے ہیں۔ ہر غلط بات کی جرأت مندانہ طریقے پر جماعت نفی کرتی ہے۔ آجکل بہت سارے شدت پسندوں نے (دین) کو بدنام کرنے کے لئے بعض باتیں کی ہیں، کر رہے ہیں۔ جماعت ہمیشہ ان کی نفی کرتی ہے۔ تو اس قسم کی جب باتیں ہو رہی ہوں تو اس سے حاسدین اور مخالفین کی تعداد بھی بڑھ رہی ہوتی ہے اور جماعت کے خلاف تدبیریں کرنے کی ان کی کوششیں بھی بڑھ رہی ہیں۔ اس لئے اس شعبہ کو ہر لحاظ سے ابھی سے فعال ہونے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ اس دن جا کے جائزے لیں گے بلکہ باقاعدہ ڈیوٹیاں شروع ہونی چاہئیں۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیں کہ سکیورٹی کی تمام تر گہرائی اور گہری نظر کے ساتھ ساتھ جیسا کہ میں نے کہا اخلاق کے اظہار میں کمی نہیں آنی چاہئے۔ ہر جگہ جہاں چیکنگ کے پوائنٹس ہیں وہاں ڈیوٹی دینے والے خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرنے والے ہوں اور ہر جگہ صرف بچے نہ ہوں بلکہ بڑے سمجھدار افراد بھی ہر جگہ موجود ہونے چاہئیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ یہ سب کام کرنے والے اپنے کاموں کے احسن رنگ میں انجام پانے کے لئے دعا کریں۔ ہمارے سب کام کسی کی قابلیت اور کوشش سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور مدد کو حاصل کرنے کے لئے دعا بہت اہم ہے جسے ہمیں کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔ اسی طرح ہم سب کو بھی، کارکنوں کے علاوہ بھی ہر ایک کو دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جلسے کے تمام انتظامات اپنے فضل سے بروقت مکمل فرمائے اور مہمانوں کے لئے ہر طرح کی سہولیات مہیا ہوں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرمہ درثمین طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ پاکستان تحریر کرتی ہیں۔

میرے چھوٹے بیٹے مبرور احمد طاہر نے اللہ کے فضل سے قرآن کریم کا پہلا دور ختم کر لیا ہے۔ اس مبارک موقع پر مورخہ 8/ اکتوبر 2014ء بعد نماز ظہر ایوان ناصر انصاراللہ پاکستان میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے بیٹے سے قرآن کریم سنا اور پھر محترم ملک خالد مسعود صاحب ناظر اشاعت نے دعا کروائی۔ عزیزم مبرور احمد طاہر مکرم چوہدری محمد صادق صاحب واقف زندگی مرحوم سابق اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ کا پوتا اور مکرم رشید احمد صابر صاحب امریکہ ابن حضرت میاں روشن دین زرگر صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا سینہ قرآنی انوار سے منور کرے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب مینیجر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرم اعجاز نون صاحب سرگودھا کی انجیو پلاسٹی طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں ہوئی ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم سفیر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ خان پور ضلع رحیم یار خان تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر ظفر اقبال شاہد صاحب سابق امیر ضلع رحیم یار خان کی اہلیہ کافی عرصہ سے ہیپاٹائٹس میں مبتلا ہیں۔

اسی طرح مکرم عبدالقدوس صاحب سیکرٹری مال خان پور کی والدہ کا طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مرزا کاشف بیگ صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کا بھانجا شایان طاہر جرمنی عمر 12 سال شدید بیمار ہے اور ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے خاص فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ نیز فعال زندگی عطا کرے۔ آمین

نکاح

مکرمہ غزالہ مسعود صاحبہ کینبرا آسٹریلیا تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ صوفیہ مسعود صاحبہ بنت مکرم مسعود احمد طاہر صاحب آف طاہر سٹوڈیو یادگار روڈ ربوہ حال مقیم کینبرا آسٹریلیا کے نکاح کا اعلان مکرم حمزہ کوثر احمد صاحب ابن مکرم محمد مستفیض صاحب مرحوم ڈیفنس کراچی کے ساتھ مبلغ تین ہزار آسٹریلوی ڈالر حق مہر پر مورخہ 3/ اکتوبر 2014ء کو بیت الرحمٰن کراچی میں قبل از جمعہ مکرم محمد عثمان شاہد صاحب مربی سلسلہ نے کیا۔ مکرمہ صوفیہ مسعود صاحبہ مکرم چوہدری سلطان احمد طاہر صاحب مرحوم آف کراچی کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر احمد غلام محمد صاحب ابن حضرت صوفی غلام محمد صاحب سابق مربی ماریشس رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی ہیں۔ جبکہ مکرم حمزہ کوثر احمد صاحب مکرم صوفی خلیل احمد صاحب آف کراچی کے نواسے اور مکرم خواجہ سلیم احمد صاحب ابن مکرم خواجہ عبدالقیوم صاحب بٹ (جمیل لاج ربوہ) کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے نیک، بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم محمد شفیع خالد صاحب مراقب مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مکرمہ طوبیٰ شفیع صاحبہ زوجہ مکرم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری مختار احمد صاحب آف سرگودھا کو مورخہ 29 ستمبر 2014ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کو وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل فرماتے ہوئے حریم احمد نام عطا فرمایا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر والا، خادم دین، نافع الناس اور والدین و خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

تبدیلی نام

مکرمہ نادیہ بشیر صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر علی صاحب ساکن طاہر آباد غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں کہ میں نے اپنا نام نادیہ پروین سے تبدیل کر کے نادیہ بشیر رکھ لیا ہے لہٰذا آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔ شکریہ

درخواست دعا

مکرمہ شوکت اسد صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسد محمود صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ درمکنون صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر نعمان شکیل صاحب کراچی کے پتہ میں پتھری ہے آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن کو کامیاب کرے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا جلیل احمد صاحب دارالیمن غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرا بھتیجا بشارت احمد ولد مکرم روشن الدین صاحب درویش چاگریاں ضلع سیالکوٹ گردہ اور جگر کی وجہ سے شدید بیمار ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم لطیف احمد مصطفیٰ صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

مکرم نفیس احمد منور صاحب ولد مکرم منور احمد صاحب دارالصدر شمالی ہڈی ربوہ کی بائیں ٹانگ موٹر سائیکل حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں ٹانگ میں راڈ ڈال دیا گیا ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم سیف اللہ وڑائچ صاحب سیکرٹری دعوت الی اللہ حلقہ وحدت کالونی علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم ایاز محمود وڑائچ صاحب عمر 30 سال مورخہ 13 ستمبر 2014ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مورخہ 13 ستمبر 2014ء کو بعد از نماز عشاء آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں مکرم وقاص احمد صاحب گوندل مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بیرون ملک سے اس کے ایک بھائی اور بہن کی آمد پر مورخہ 18 ستمبر 2014ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں مکرم ظہیر احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے بچپن سے وصیت کی ہوئی تھی اور خدام الاحمدیہ حلقہ وحدت کالونی کے سیکرٹری نشر و اشاعت، صدر حلقہ کی مجلس عاملہ میں سیکرٹری وقف جدید اور محاصل خدمات سرانجام دیتے رہے۔ مرحوم منکسر المزاج، فرمانبردار، مہمان نواز، خوش اخلاق اور جماعتی چندوں اور خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے نیز صدقات اور خیرات چپکے سے کرتے تھے۔ اپنے چندوں کا حساب ہمیشہ کلیئر رکھتے تھے۔

مرحوم آجکل گاڑیوں کا کام اپنے سسر محترم مظفر محمود صاحب (محمود موٹرز) فیصل ٹاؤن لاہور کے ساتھ کر رہے تھے اور ساتھ CSS اکیڈمی بھی بنائی ہوئی تھی۔ مرحوم کی شادی فروری 2013ء کو ہوئی تھی اور سوگواران میں خاکسار، بیوہ مکرمہ ماہم ایاز صاحبہ، والدہ مکرمہ راشدہ فائزہ صاحبہ، دو بھائی مکرم فراز محمود صاحب، مکرم عبداللہ سیف صاحب ٹورانٹو کینیڈا، دو بہنیں مکرمہ ہدیٰ سیف صاحبہ مانچسٹر، مکرمہ کوہر بشریٰ صاحبہ ملبورن آسٹریلیا اور 8 ماہ کی بیٹی عزیزہ رانیہ محمود چھوڑی ہیں۔ مرحوم کے بلندی درجات کیلئے نیز بیوہ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

میں ان تمام احباب کا ممنون ہوں جنہوں نے بیرون ملک اور اندرون ملک اظہار تعزیت کیا۔ نیز جماعت احمدیہ حلقہ وحدت کالونی کی طرف سے قرارداد تعزیت پیش کی گئی۔ جس میں مرحوم کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

ہمدردی مخلوق

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

''عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔''

مخلوق خدا کی ہمدردی اور ان کی خدمت کا ایک موقع اس وقت ظاہر ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص بیمار ہو جائے۔ بیماروں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو فضل عمر ہسپتال میں دور و نزدیک سے آتی ہے لیکن وہ اپنا علاج معالجہ خود کروانے کی استطاعت نہیں رکھتی۔ احمدی احباب و خواتین کے عطیات کے ذریعہ ہی انہیں علاج کی ہر ممکن سہولت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لیکن سب ضرورت مندوں کیلئے یہ خدمت بجالانا احباب جماعت کے خاص تعاون سے ہی ممکن ہے احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے عطایاجات ہسپتال کی مد امداد نادار مریضاں اور مد ڈویلپمنٹ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ (ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

گمشدہ لاکٹ

مکرم نسیم احمد شبیر صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ عید والے دن شام کے وقت جلسہ گاہ سے باب الابواب آتے ہوئے رستے میں میری اہلیہ کا طلائی لاکٹ کہیں گر گیا ہے۔ جس کسی کو ملے درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔ 03336716445۔ شکریہ

عطیہ خون خدمت خلق ہے

تقریب نکاح

مکرم نیر احمد سراء صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے چھوٹے بھائی مکرم قمر سراء صاحب بیت السبوح جرمنی ابن مکرم چوہدری نثار احمد سراء صاحب سابق انچارج بیوت الحمد کالونی ربوہ حال جرمنی کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ وجیہہ نازش صاحبہ بنت مکرم رانا مبارک احمد صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ 7 ہزار یوروحق مہر پر مورخہ 5 ستمبر 2014ء کو شام سات بجے مکرم ظفر احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ منصوبہ بندی کمیٹی نے ایوان ناصر میں کیا اس تقریب کے آخر پر مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل نے دعا کرائی۔ دلہا مکرم چوہدری محمد دین سراء صاحب مرحوم واقف زندگی مینیجر محمد آباد سٹیٹ سندھ کا پوتا اور مکرم چوہدری غلام محمد سراء صاحب مرحوم عملہ حفاظت خاص کا نواسا ہے۔ جبکہ دلہن مکرم انور احمد خان صاحب ڈگری گھمناں سیالکوٹ کی پوتی اور مکرم نور احمد صاحب دارالعلوم غربی خلیل ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رشید احمد صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم بشیر احمد طاہر صاحب سابق نائب افسر خزانہ بقضائے الٰہی مورخہ 6/اکتوبر 2014ء کو وفات پا گئیں۔ اگلے روز آپ کی نماز جنازہ بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم محمد یوسف شاہد صاحب مربی سلسلہ نظارت اشاعت ربوہ نے دعا کروائی۔ آپ ملنسار، خوش اخلاق اور مہمان نواز تھیں۔ خاندان اور محلّہ میں آپا کے نام سے جانی جاتی تھیں۔ آپ اپنے خاندان میں پہلی احمدی تھیں۔ مرحومہ نے سوگواران میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم محمد اکرام صاحب کمپیوٹر ورلڈ کالج روڈ ربوہ کی پھوپھو تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 14/اکتوبر

طلوع فجر	4:49
طلوع آفتاب	6:08
زوال آفتاب	11:54
غروب آفتاب	5:40

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

14۔اکتوبر 2014ء

6:30 am	بیت العطاء کا افتتاح
8:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جنوری 2009ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	گلشن وقف نو
2:05 pm	سوال وجواب
11:30 pm	گلشن وقف نو

الفضل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
سپیشلسٹ بحریہ ٹاؤن، بحریہ آرچرڈ، بحریہ پنڈی، بحریہ نشیمن، بحریہ میڈیکل سٹی میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ہیڈ آفس
چیف ایگزیکٹو: ناصر احمد
0300-8586760
دکان نمبر 1 ٹاور 3 بحریہ آرچرڈ رائے ونڈ روڈ لاہور
PH:04235330199
Mobile: 0300-8005199
برانچ آفس
الفضل روم کولر اینڈ گیزر
کولر اینڈ گیزر بھاری چادر میں تیار کیئے جاتے ہیں۔
265-16-B1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
راحیل احمد 0333-3305334
عدیل احمد PH:042-35124700,0300-2004599

Education Concern
Study Abroad
Get Admission in Top Level Universities / Colleges / Schools in UK, USA, Canada, Australia, New Zealand, Malaysia, Ireland, Holland & China.
IELTS™
English for International Opportunity
iTEP Training & Testing Center
Training By Qualified Teachers
International College of Languages ICOL
Visit / Settlement Abroad:
→ Jalsa Visa
→ Apeel Cases
→ Visit / Business Visa.
→ Family Settlement Visa.
→ Supper Visa for Canada.
EC Education Concern
Education Concern® (British Council Trained Education Consultant)
67-C, Faisal Town, Lahore
042-35162310 / 35177124 / 0302-8411770/0331-4482511
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon

Lets Fly Air International
پوری دنیا کے لئے Domestic اور International ٹکٹس Reservation کی سہولت
اور ہر طرح کی ٹکٹس کی Reconfirmation کی سہولت موجود ہے۔
دنیا کے تمام ممالک کے لئے Hotel Booking اور Health Insurance کی جاتی ہے
Toefl, Ielts, City and guids (Esol) کی رجسٹریشن کی سہولت میسر ہے۔
نیز Deawoo Express کی ٹکٹس دستیاب ہیں۔
College Road, Near Aqsa Chowk (Rabwah)
0336-5004501, 0334-6204170, 047-6211528-29
Email:letsflyair@hotmail.com

چلتا ہوا کاروبار برائے فروخت
ربوہ کی سب سے بہترین لوکیشن پر واقع
ورائٹی ہٹ جنرل اینڈ کاسمیٹکس سٹور
مین اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
0476212922, 03346360340

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر
03000660784
047-6215522

داؤد آٹوز
DASCO Best Quality PARTS
ڈیلر: سوزوکی، پک اَپ ویَن، آلٹو، F.X، جیپ، کلٹس خیبر، جاپان، جینئن جاپان چائنہ اینڈ لوکل سپیئر پارٹس
طالب۔ داؤد احمد، محمد عباس احمد
دعا۔ محمود احمد، ناصر الیاس
بادامی باغ لاہور 13-KA آٹو سنٹر
فون شوروم: 042-37700448
042-37725205

FR-10

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

قابل علاج امراض
ہیپاٹائٹس۔ شوگر۔ بلڈ پریشر
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
فون: 047-6211510
0334-7801578

فلیٹ برائے فروخت
F-10 مرکز اسلام آباد میں 3 بیڈ رومز، ڈرائنگ، ڈائننگ، TV لاؤنج، سرونٹ کوارٹر، مکمل ایئر کنڈیشنڈ Centeraly Heated و مکمل فرنشڈ فلیٹ برائے فروخت ہے۔
برائے رابطہ: 03336710728
00447432596889

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES

Science	Engineering	Management
Medicine	Economics	Humanities

Get 18 Months Job Search Visa After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply
Consultancy+ Admission+Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your Erfolg Team Consultants in Germany
Office: +4979405035030, Fax: +4979405035031, Mob: +4917656433243
Email: info@erfolgteam.com Skype: erfolgteam, Web: www.erfolgteam.com